

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

و اتموا الحج و العمرة لله ط (البقرہ: ۱۹۶)

”اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا ادا کرو“

## مسائل

# حج و عمرہ

مسجد توحید،

توحید روڈ۔ پوسٹ بکس نمبر ۷۰۲۸، کیماڑی، کراچی

فون نمبر: ۲۸۵۰۵۱۰ ، ۲۸۵۳۳۸۳

## حج کی اقسام

۳۔ تمتع

۲۔ قرآن

۱۔ افراد

**حج افراد:** حج افراد میں میقات سے صرف حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔ اس میں قربانی لازم نہیں ہوتی۔

**حج قرآن:** حج قرآن میں عمرہ اور حج کا احرام ایک ساتھ باندھا جاتا ہے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کیا جائے اور احرام نہ کھولا جائے بلکہ اسی احرام سے ۸ ذی الحجہ کو منیٰ روانہ ہوں اور حج کے مناسک ادا کریں اور ۱۰ تاریخ کو قربانی کر کے احرام کھولیں۔

**حج تمتع:** باہر سے آنے والوں کے لئے حج تمتع پسند کیا گیا ہے۔ اس کا مسنون طریقہ حسب ذیل ہے: ہوائی سفر کرنے والے ہوائی اڈہ سے ہی عمرہ کا احرام باندھیں (بحری سفر کرنے والے میقات یعنی ”یَلْمَلَمَ“ سے احرام باندھیں جس کے آنے کا جہاز میں اعلان کر دیا جاتا ہے) اور مکہ پہنچ کر عمرہ کریں اور پھر احرام کھول دیں۔ پھر ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھیں۔

## احرام

مردوں کیلئے احرام دو چادریں ہیں۔ ایک تہبند کی طرح باندھ لیں اور دوسری چادر اوپری جسم پر ڈالیں۔ خواتین کے لئے انکالباس ہی احرام ہے (جو سادہ سا ہونا چاہیے) البتہ غسل و طہارت وغیرہ کی شرائط پوری کریں۔ ہاتھ اور چہرہ کھلا رہے۔ البتہ غیر محرم مرد سانس نہ آئے تو چادر وغیرہ نیچے کر کے چہرہ ڈھانپ لیں تاکہ حیاء اور غیرت کی شرائط پوری ہوں۔ ایسی صورت میں کپڑے کا حصہ چہرے کو چھو لے تو کوئی حرج نہیں۔ زینت کو ظاہر نہ کریں۔ احرام باندھنے کے لئے مستحب ہے کہ غسل کریں، اور دل میں عمرے کے احرام کا ارادہ ہو اور زبان سے یہ الفاظ ادا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ

”اے اللہ میں عمرے کا ارادہ کر رہا ہوں، پس اس کو میرے لئے آسان کر دے اور میری طرف سے

اسے قبول فرمائے۔

احرام باندھنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ الکاہن (قل یا ایہا الکفرن ..) اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص (قل هو اللہ احد.....) پڑھیں۔ میتات کے قریب یہ الفاظ ادا کریں:

اَللّٰهُمَّ تَبِّکَ غُمرَۃٌ

”اے اللہ میں عمرے کیلئے حاضر ہوں“

پھر تلبیہ پڑھیں:

تَبِّکَ اَللّٰهُمَّ تَبِّکَ۔ لَا شَرِیکَ لَکَ تَبِّکَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ۔ لَا شَرِیکَ لَکَ

”میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، حمد و نعمت تیری ہی ہے، اور ملک بھی تیرا ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔“

تلبیہ حتی المقدور پڑھتے رہیں، اجتماع میں بلند الفاظ سے پڑھنا مستحب ہے۔ معنی پر غور و فکر کریں۔

## احرام کی پابندیاں

۱۔ احرام باندھنے سے قبل ہی بال و ناخن تراش لیں، احرام کی حالت میں یہ امور ممنوع ہیں: سلا ہو، کپڑا (لوٹوپی، موزہ وغیرہ) پہننا، خوشبو لگانا، تیل و آنا، کنگھی کرنا۔

۲۔ شہوانی افعال و خیالات سے مکمل اجتناب۔

۳۔ لوگوں سے جھگڑا، بدگامی، بالوں کو ایذا رسانی کسی کی حق تلفی۔ ان تمام افعال سے مکمل اجتناب کرنا ہے۔

۴۔ شکار یا شکار میں امانت ممنوع، کوئی درخت یا پر اپڑنا کا ممنوع۔

## حرم میں داخلہ

مکہ پہنچ کر مسلمان وغیرہ رہائش گاہ میں پہنچا کر عمرہ کریں۔ دل میں بیت اللہ کی زیارت کا شوق، خلوص و عقیدت سے دل سرشار، اپنے گناہوں اور لوگناہیوں کا احساس کر کے رجوع قلب کیساتھ حرم میں داخل ہوں۔ مالک سے معافی و مغفرت کا یہ بہترین موقع ہے۔ حرم میں داخلے سے قبل اگر ممکن ہو غسل کر لیں (یہ ضروری نہیں ہے) ورنہ وضو کر کے بیت اللہ روانہ ہوں اور تلبیہ پڑھتے چائیں۔ بیت اللہ میں جس دروازے سے چاہیں

داخل ہوں۔ ”باب السلام“ سے داخل ہونا مسنون ہے۔ حرم میں دایاں پاؤں رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے“

## پہلا طواف

طواف سے قبل تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔ یہ پہلا طواف ”طواف قدوم“ کہلاتا ہے۔ اس میں ”اضطباع“ کیا جاتا ہے، یعنی احرام کی چادر کا ایک حصہ بائیں شانے پر سے سینے پر لٹکا یا جائے اور دوسرا حصہ دائیں نفل سے نکال کر سینے پر سے لے جا کر بائیں شانے پر ڈالیں۔ طواف میں کعبہ کے سات چکر لگائیں۔ طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں ”زمل“ ہوتا ہے، یعنی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانا اور کسی قدر تیزی کیساتھ اکڑتے ہوئے، کاندھے ذرا ہلے نظر آئیں۔ دل اور اضطباع طواف قدوم کیلئے مخصوص ہیں اور صرف مرد کیلئے ہیں۔ طواف حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود پر ہی ایک چکر پورا ہوتا ہے۔ سات چکر طواف کو مکمل کر دیتے ہیں۔ حجر اسود سے گذرے تو اگر ممکن ہو تو بوسہ دے ورنہ ہاتھ سے استلام کرے، یعنی دونوں ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کر کے اشارہ کرے۔ یاد رہے کہ زبردستی دھکے دے کر حجر اسود کو چھونے یا چومنے کی کوشش خست گناہ ہے۔ استلام کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّمَانَا بِکَ وَ تَصَدِّقًا بِکِتَابِکَ وَ وِفَاءً بِعَهْدِکَ وَ اِتِّبَاعًا بِسُنَّتِ نَبِیکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

”اے اللہ میں تیرے اوپر ایمان رکھتا ہوں، تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں، تیرے عہد کو پورا کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتا ہوں“

پھر یہ کلمات کہے:

سُبْحَانَ اللہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ اللہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

”اللہ پاک ہے، اور اللہ ہی کیلئے ساری تعریف ہے، اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے، اور اللہ کی عطا کے بغیر کوئی طاقت وقت نہیں۔“

اس کے علاوہ جو دعائیں یا دعائیں مانگی جائیں اور ذکر و اذکار میں مشغول رہیں۔ یہ دعائیں کی قبولیت کے مواقع ہیں۔ اپنے لئے، بچوں کیلئے، عزیز رشتہ داروں اور احباب کیلئے اپنی زبان میں خوب دعائیں کریں۔

رکن یرمائی (یعنی کعبہ کا جنوب مغربی کونا جو حجر اسود کے گونے کے فوراً بعد آتا ہے) سے گزریں تو اسے نہ پیش نہ اشارہ کریں اگر موقع ہو تو ہاتھ لگا کر استلام کریں۔ مندرجہ ذیل دعا پڑھتے ہوئے گزریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ . رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ خَلَّیْنَا لَكَ

”اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی مغفرت اور عافیت کا طلبگار ہوں، اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

ہر چکر میں اسی طرح دعائیں کرتے ہوئے سات چکر پورے کریں۔ پھر مقام ابراہیم کی طرف یہ آیت پڑھتے ہوئے بڑھیں:

وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰہِیْمَ مُصَلًّی (البقرہ: ۱۲۵)

”اور مقام ابراہیم کو صلوٰۃ کی جگہ بناؤ۔“

مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل ادا کریں (اس طرح کہ مقام ابراہیم ابراہیم نفل پڑھنے والے کے درمیان میں ہو) پہلی رکعت میں قیل یا ایہا الکفروں اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھیں۔ ”اضطباع“ کے وقت جو شانہ کھلا ہوا تھا نفل میں ڈھانک لیں کیونکہ صلوٰۃ میں کاندھے سے کٹیں گئے ہونے چاہیں۔ البتہ ستر احرام میں کھلا ہی رہے گا۔ طواف مکمل ہو گیا۔ اب چارہ زم زم جا کر خوب زم زم پیئیں۔ یہ سنت ہے کہ زم زم کا پانی کھرا ہو کر پیا جائے اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ عَمَلًا مُّقْتَبَلًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ”اے اللہ میں تجھ سے نفع بخش علم، مقبول عمل، کشادہ رزق اور ہر مرض سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔“

## سعی صفاء و مروۃ

آب زم زم پی کر صفاء اور مروۃ کی سعی کے لئے جائیں۔ صفاء کی طرف جاتے ہوئے یہ پڑھیں:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْبُرْءَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ . ط اَبَدًا اَبَدًا بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهِ

”یقیناً صفاء و البرءۃ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ میں اسی جگہ سے ابتدا کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے ابتدا کی“

صفاء پہاڑی پر چڑھ کر کعبہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوں اور یہ گناہ پڑھیں (تین مرتبہ)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَحْسَنُ . لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَخُدَّ لَا شَرِیْکَ لَہٗ . لَہٗ الْمُلْکُ وَ لَہٗ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ . لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَخُدَّ اَنْجَزْ وَغَدَّ وَ نَصْرٌ عِبْدَہٗ وَ هَزْمٌ اَلْاَخْرَابُ وَ خُدَّہٗ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ بکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تمام ملک اسی کا ہے، اور ہر قسم کی حمد بھی اسی کے لئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے (ﷺ) کی مدد فرمائی اور تمام لشکروں کو شکست دے دی۔“

اس کے علاوہ جو دعا چاہیں خشوع و خضوع کے ساتھ مانگیں اور پھر نیچے اتریں اور مروہ کی طرف جائیں۔ سبز نشانات کے درمیان آہستہ آہستہ دوڑ لگیں اور پھر معمولی رفتار سے مروہ کی پہاڑی پر چڑھیں۔ اب کعبہ کے طرف رخ کر کے وہی دعا پڑھیں جو صفاء پر چڑھی تھی۔ یہ ایک چکر ہو گیا۔ پھر پہاڑی سے اتریں اور صفاء کی طرف چلیں اور سبز نشانات کے درمیان دوڑیں۔ اس طرح سات چکر پورے کریں۔ پھر سر منڈوانی یا بال ترشوالیس، خواتین اپنی بونی کے آخر سے کچھ بال کٹوالیں۔ عمرہ ہو گیا۔ اب احرام کھول دیں۔ احرام کی پابندیاں اب ختم ہو گئیں۔ اب ۸ ذی الحجہ تک نفل طواف (بغیر احرام) کے کرتے رہیں۔ اور مسجد حرام میں صلوٰۃ ادا کریں۔ وہاں ایک صلوٰۃ کا ابراہیم کا صلوٰۃ کے برابر ہے اور ایک طواف کا ابراہیم غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ حرم میں ہر نیکی کا اجر بے حساب ہے۔ اس طرح بد اعمالی کا عذاب بھی شدید ہے۔ ذکر و اذکار، تلاوت قرآن اور نوافل میں مشغول رہیں۔ اور ہر قسم کی برائی، بد کلامی اور برے خیالات سے اپنے آپ کو بچائیں اور بہت زیادہ توبہ و استغفار کیجئے۔ یاد رہے کہ نفل طواف میں نہ تو احرام کی ضرورت ہے اور نہ ہی صفاء و مروہ کی۔

## ایام حج (منی کیلئے روانگی)

۸ ذی الحجہ (یوم ترویہ) کو جہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وہیں سے غسل کر کے حج کا احرام باندھیں، دو

رکعت پڑھیں، پھر کہیں

اَللّٰهُمَّ اَنْبِکَ حَجًّا

”اے اللہ میں حاضر ہوں حج کے لئے“

حج کے لئے بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے ہوئے منیٰ کو روانہ ہو جائیں۔ تلبیہ اور ذکر و اذکار کی کثرت ہونی چاہیے۔ تلبیہ دس تاریخ کو حصرۃ العقبیٰ کی زمی تک جاری رہے گا۔ منیٰ کو روانگی ۸ ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد مسنون ہے۔ جو موقع اس سے قبل یعنی رات کو ہی روانگی کے لئے ضرور دیتے ہیں وہ خلاف سنت ہے، اور صلوٰۃ



ظہر سے قبل پہنچنا مستون و مستحب ہے۔ منی میں اپنے خیمے میں قیام کے دوران ذکر و اذکار تلاوت قرآن اور نوافل کا شغف رہے اور اکثر و بیشتر تلبیہ پڑھتے رہیں۔

## عرفات روانگی

۹ ذی الحج کو صلوٰۃ الغر مئی میں ادا کریں، خوب دعائیں کریں اور طلع آفتاب کے بعد عرفات روانہ ہوں۔ بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے ہوئے تکبیرات کہتے ہوئے جائیں (خواتین آہستہ پڑھیں)۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

”اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔“

اس کے علاوہ قرآن اور صحیح احادیث سے بھی جو دعائیں یاد ہوں وہ پڑھتے ہوئے جائیں۔ اپنی زبان میں بھی خوب دعائیں کریں۔ میدان عرفات میں نصف النہار سے قبل پہنچنا اور غروب آفتاب تک ٹھہرنا حج کا خاص رکن ہے۔ وہاں ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں (ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ، یعنی ایک تکبیر ظہر کے لئے اور پھر دوسری عصر کے لئے)۔ دونوں صلوٰۃ قصر ادا کریں، یعنی دو فرض ظہر اور دو عصر کے۔ بقیہ اوقات میں ذکر و دعائیں کریں۔ اپنے لئے، عزیزوں و دوستوں کے لئے خوب دعائیں کریں۔ یہ انتہائی قبولیت کے قیمتی اوقات ہیں۔ ان کا خوب خوب استعمال ہو۔ منی، عرفات اور مزدلفہ میں صلوٰۃ قصر کرنی ہیں۔ یہی سنت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ذکر و روزِ بان رہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے چار محبوب کلمات:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

اور دو کلمات جو زبان پر بلکہ ہیزان قیامت میں ہماری اور سُن کر محبوب ہیں، یعنی:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

ان کے ذکر سے بھی زبان تر رہے۔

## مزدلفہ روانگی

غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ روانہ ہوں۔ یاد رہے کہ روانگی مغرب کے بعد ہے۔ لیکن صلوٰۃ المغرب یہاں ادا نہیں کرنی ہے۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو اقامت سے ادا کرنی ہیں۔ راستے میں بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے رہیں اور خوب ذکر کرتے رہیں۔ مزدلفہ میں بھی صلوٰۃ قصر کرنی ہے، یعنی مغرب کے تین فرض اور عشاء کے دو فرض۔ وتر بھی ادا کریں۔ مزدلفہ میں سنت یا نفل یا تہجد حدیث سے ثابت نہیں۔ کھانے سے فارغ ہو کر آرام کریں۔ صبح صادق کے بعد صلوٰۃ الغبار ادا کریں۔ خوب دعائیں کریں، سورج طلوع ہونے سے قبل ہی منی روانہ ہو جائیں۔ رات میں منی میں درمی ہمارے لئے ننگریاں آنکھی کر لیں تو بہتر ہے (ضروری نہیں) ننگریاں بڑے پنے کے برابر ہوں۔ حجرہ کے قریب ماری ہوئی ننگریاں استعمال کرنا درست نہیں۔ البتہ منی میں اپنے خیمے سے لی جاسکتی ہیں۔

## منی واپسی

طلوع آفتاب سے قبل منی روانہ ہو جائیں۔ راستے میں بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے رہیں۔ دعاؤں اور ذکر و اذکار کا شغف بھی رہے۔ منی پہنچ کر شہداء اور ضروریات سے فراغت کے بعد پہلا کاسرمی ہمارا ہے۔ ۱۰ تاریخ کو نصف النہار سے قبل صرف بڑے شیطان (جموۃ العقیبی) کو ننگریاں ماریں ہیں۔ رمی کا وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔ لیکن بحالت مجبوری بعد میں بھی رمی کی جاسکتی ہے۔ رمی سے قبل تلبیہ بند کر دیا جاتا ہے۔ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہہ کر ننگریاں ماری جائیں۔ ہر مرتبہ یہ الفاظ ادا کریں۔ حاجیوں کو عید کی صلوٰۃ ادا نہیں کرنی۔ رمی سے فارغ ہو کر حاجی قربان گاہ جا کر قربانی کرے۔ قربانی کر کے سر منڈوائے اور پھر احرام کھول دے۔ یوم الآخر یعنی ۱۱ ذی الحج کو قربانی نہ کر سکے تو ۱۲ ذی الحج کو کر سکتا ہے۔ رمی اور قربانی سے فارغ ہو کر سر منڈوا کے، نہادھو کر پکڑے۔ بدلیں اور ”طواف افانہ“ کے لئے مکہ جائیں۔ یہ ”طواف زیارۃ“ بھی کہلاتا ہے، اور حج کا ایک اہم رکن ہے۔ اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوگا۔ اگر کسی وجہ سے ۱۰ ذی الحج کو نہ کر سکیں تو ۱۱ یا ۱۲ یا ۱۳ کو کر لیں۔ اس میں نہ احرام کی شرط ہے، نہ رمل اور اضطرار کی۔ طواف کے سات چکر پورے کریں۔ مقام ابراہیم پر رکعت پڑھیں۔ پھر آب زم زم پئیں اور پھر صفاء اور مردہ کی سعی کریں۔

طواف اضافہ سے فارغ ہو کر منی واپس جائیں۔ منی میں ۱۲ ذی الحج کی عصر تک قیام کرنا ہے۔ ۱۱ اور

۱۲ تاریخ کو ذوال کے بعد سے غروب آفتاب سے پہلے تک تینوں شیطانوں پر سات سنگریاں ماریں ہیں۔ سنگریاں ترتیب کیساتھ ماری جائیں: پہلے حمزہ الاولیٰ، پھر حمزہ الوسطیٰ اور پھر حمزہ العقبیٰ سنگریاں ایک ایک کر کے ماری جائیں اور ہر مرتبہ بسم اللہ و اللہ اکبر پڑھا جائے۔ حجرہ پر سنگریاں مار کر ذرا پیچھے ہٹ کر دعا مانگنا سنت ہے۔ ۱۳ تاریخ کو مئی ہمارے فارغ ہو کر مکہ واپس روانہ ہو جائیں۔ اگر غروب سے پہلے مئی سے نہ نکل سکیں تو پھر مئی میں ہی کریں اور ۱۳ تاریخ کو بھی مئی کریں اور پھر مکہ واپس جائیں۔

اب حج کے ارکان پورے ہو گئے۔ پاکستان واپسی تک جو وقت میں عبادت اور تلاوت قرآن اور ذکر واذکار میں گذاریں اور جب بھی موقع ملے غلطی طواف کرتے رہیں۔ مکہ سے رخصت ہونے والے دن "طواف وداع" کریں اور واپسی کیلئے روانہ ہوں۔ یاد رہے کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جانا اور وہاں چالیس صلوٰۃ ادا کرنا حج کا حصہ نہیں۔ اس کے بغیر بھی حج بلا کسی ملامت و محرومی کے مکمل ہو گیا، اور اب اپنے شہر واپس جاسکتے ہیں تاہم صرف مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی غرض سے مدینہ جانا چاہیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن خیال رہے کہ نبوت صرف مسجد کی زیارت سے ہو کیونکہ وہاں جانے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے اور اپنی متین مرادیں پیش کرنے کی غرض سے جاتے ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین مقام میں ہیں۔ لوگوں کا سلام سننے اور جواب دینے کے لئے انہیں قبر میں زندہ مانا تو گویا "زندہ درگور" جانا ہے جو کہ گستاخی نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور توہین رسالت ہے۔ اور متین مرادیں اللہ کے سوا کسی دوسرے کے آگے پیش کرنا شرک ہے جو گناہ عظیم ہے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جا کر قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا اور دوسروں کا سلام پیش کرنا، چالیوں کو بوسہ دینا، پلٹنا، چمٹنا وغیرہ افعال سے بالکل اجتناب کیا جائے کہ یہ قبر پرستی ہے۔ اسی طرح نہ وہاں رخ کر کے صلوٰۃ ادا کی جائے کہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ وہاں سے ہٹ کر تو بیع شدہ حصے میں صلوٰۃ ادا کی جائے کیونکہ آج نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبریں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ بنادی گئی ہیں اور جہاں قبریں ہوں وہاں صلوٰۃ ادا نہیں کی جاسکتی کہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی صریح خلاف ورزی اللہ کے غضب کا سبب بنے گی اور حج و عمرہ کا ثواب ضائع ہو جائے گا۔

## ایک ضروری بات

حج کے تمام ارکان انفرادی ہیں اکیلے ہی ادا کئے جاتے ہیں۔ میدان عرفات وغیرہ کا خطبہ سننا یا وہاں کے امام کے ساتھ جماعت سے صلوٰۃ ادا کرنا حج کے ارکان میں شامل نہیں۔ اس لئے اگر مکہ، مٹی، عرفات، مزدلفہ وغیرہ کے قیام کے دوران اگر وہاں کے امام کے پیچھے صلوٰۃ ادا نہ کی جائے تو حج پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ البتہ مومنین وہاں بھی باجماعت صلوٰۃ کا اہتمام کریں یہی خیال مدینہ کے قیام میں بھی رہے۔

## حج صرف مومنوں پر فرض ہے

حج صاحب استطاعت مومنوں پر فرض ہے اور یہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے، ان میں سب سے پہلا اور اہم ترین رکن تو حید و رسالت کی شہادت ہے، یعنی اس بات کا اقرار کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں۔ دراصل اللہ کی وحدانیت کا اقرار شرک سے پاک ایمان خالص کا متقاضی ہے جس کا لازمی تقاضہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، حقوق و اختیارات، علم و تصرفات میں کسی کو بھی اللہ کیساتھ شریک نہ کیا جائے، بالفاظ دیگر اللہ کے سوا کسی بھی ہستی کو ذات، مشکل کشا، حاجت روا، نفع و نقصان کا اختیار رکھنے والا، عالم الغیب اور حاضر و ناظر، اولاد دینے والا، خیر و برکت سے نوازنے والا اور بگڑی بنانے والا نہ سمجھا جائے، اور مشکل و مصیبت میں یا بوقت ضرورت کسی اور کو غائبانہ نہ پکارا جائے شکر گذاری اور نذر و نیاز صرف اللہ ہی کی ہو، کسی اور کی نذر و نیاز نہ کی جائے۔

رسالت کا اقرار اس بات کو لازماً قرابتاً ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا بندہ اور رسول ہی مانتے ہیں اور ہماری انفرادی یا اجتماعی زندگی کا کوئی گوشہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متصادم نہ ہو۔ اب جو کوئی ایمان و عمل کے اس معیار پر پورا اترے گا کسی کی عبادت، رسوم و صلوٰۃ، حج و زکوٰۃ اللہ کے یہاں قبولیت حاصل کر سکیں گی اور جس کسی نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے سے انحراف کیا تو اس کا عمل قابل رد ہوگا یہی قرآن و حدیث کی تعلیمات کا مختصر خلاصہ ہے۔ اس کی روشنی میں جب ہم مختلف گروہوں اور فرقوں میں بیٹھیں ہوں اس امت کے عقائد و اعمال پر نظر ڈالتے ہیں تو انتہائی افسوسناک صورتحال سامنے آتی ہے کہ آج امت کی اکثریت سراسر گمراہی میں غرق ہے اور کفر و شرک سے آلودہ عقائد و اعمال ہی کو دین سمجھے ہوئے ہے، مگر وہ کو زندہ کر کے ان کو اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام دیدے گئے ہیں، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشکل کشا،

## چند مسنون اذکار و دعائیں

گھر سے نکلے وقت:

بِسْمِ اللّٰهِ نَخْلُصُكَ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی/ابوداؤد)  
 ”اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اللہ کے عطا کئے بغیر نہ کوئی طاقت ہے نہ قوت۔“

سواری کے وقت:

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ أَكْبَرُ. اللّٰهُ أَكْبَرُ. اللّٰهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُفْرِقِينَ وَ  
 اِنَّا اِلَيْهِ رَاغِبُونَ (مسلم/ترمذی)  
 ”اللہ کے نام سے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے  
 ہمارے لئے اس سواری کو سخر کر دیا، ورنہ ہم اسے قابو میں نہ لاسکتے تھے۔ اور میں اللہ ہی کی طرف پلٹ کر جاتا ہے۔“

بیرونی سفر کے لئے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى وَ مِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى. اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا  
 سَفَرَنَا هَذَا وَ اطْعِمْنَا بَعْدَهُ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُّ فِي السَّفَرِ وَ الْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ. اَللّٰهُمَّ  
 اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَغَاءِ السَّفَرِ وَ كَاثِبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَ الْاَهْلِ.  
 ”اللہ! ہم تجھ سے اپنے سفر میں نیکی، تقویٰ اور تیرے پسندیدہ عمل کا سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہم پر یہ سفر آسان فرما اور  
 ہمارے لئے اس کی دوری پیٹ دے۔ اے اللہ! تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے گھر والوں میں ہمارا گھرانہ ہے۔ اے اللہ  
 سفر کی صعوبت، بڑے خطرہ اور گھر والوں میں اور مال میں برائی دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

سفر کے دوران کہیں قیام کے وقت:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (مسلم)  
 ”میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کاملہ کے ساتھ ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔“

سفر سے واپسی پر اپنے شہر میں داخل ہوتے وقت:

اَلْبَيُّوْتُ نَابِتُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

”ہم (واپس آتے ہیں) اللہ کی طرف توجہ کرتے ہوئے، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے اپنے رب کی  
 تعریف کرتے ہوئے۔“

علیٰ جویری کو داتا، عبدالقادر جیلانی کو غوث الاعظم، بنالیا گیا ہے، پھر کوئی ان کا کارساز ہے تو کوئی کھوئی قسمت  
 کھری کرنے والا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین مقام میں زندہ ماننے کے بجائے مدینہ  
 والی قبر میں زندہ مان کر ان پر اعمال پیش ہونے کا عقیدہ اپنایا گیا ہے اور زیارت قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوچ کا  
 ایک لازمی حصہ قرار دے دیا گیا ہے جو قطعاً بے بنیاد ہے۔ کفر و شرک میں اتنے بڑھ گئے ہیں کہ ان کے اکابرین  
 (جیول اور مولویوں) نے علم غیب اور تصرف فی الامور تک کے دعوے کئے ہیں جن کی کتابیں کھلا ثبوت پیش  
 کرتی ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج قبر پرستی عام ہے اور قبروں پر عرس و میلوں کی شکل میں وہ سب کچھ ہو رہا ہے  
 جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی (بخاری)۔ قبر پرستی کا سدباب کرنے کے لئے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے تو قبروں کو پکا کرنے، ان پر عمارت (گنبد یا مزار وغیرہ) بنانے اور وہاں مجاورت کرنے سے سختی سے  
 منع فرمایا تھا (مسلم)۔ اس امت کے کفر و شرک نے اللہ کے قہر و غضب کو مجھڑ کیا ہے اور یہ امت ساہا سال سے  
 اللہ کے عذاب میں گرفتار، ہر جگہ زلزلت و آوارگی سے دوچار ہے، اور آج تو یہ بد حالی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔

الامان الحفیظ!

اب غور کرنے کی بات یہ ہے کہ کیا ایسے مشرکانہ عقائد و اعمال کی حامل امت کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کی  
 بارگاہ میں قبولیت پاسکے گا؟ حازمین حج کو خصوصیت کے ساتھ اس پہلو پر غور کرنا چاہیے تاکہ ایمان و عقائد کی  
 خرابیوں کی فوری طور پر اصلاح کر کے جیت جیت اللہ کی سعادت حاصل کریں، ورنہ ایسا نہ ہو کہ ہول و محنت رائیگاں  
 جائے اور ہاتھ کچھ نہ آئے، العیاذ باللہ! اللہ تعالیٰ غور و فکر اور اصلاح احوال کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔